REGD. No. L. 3254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ

یوم یکشنبہ فی پرچہ دس پیسے

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۱ نبوت ۱۳۴۱ ہش | ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۰ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بے چین رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت گذشتہ تین چار روز سے بہت ناساز ہے۔ آپ کو دماغی تھکان اور جسمانی ضعف کی بہت تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

— ربوہ ۱۰ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن بے چینی۔ متلی اور ضعف کی شکایت ابھی چل رہی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوافل کے ذریعے انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے

یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے وہیں ان کی نظر پڑتی ہے ... ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی یا اس کے رسولؐ کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے۔ وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے' اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے' اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے' ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سنکر برے خیالات کا پیدا ہونا زنا الاذن ہے۔ اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے .... پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ۔ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بے رحمی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بے جا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اسی پر اشارہ ہے۔ ما ینطق عن الھوٰی۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا اور آپ کے ہاتھ کے لئے فرمایا۔ ما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللّٰہ رمٰی۔ غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر من عادیٰ لی ولیاً فقد بارزتہ بالحرب۔ جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا کر لے جاوے اس پر جھپٹتا ہے۔

غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آجاوے۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۰ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قول اور فعل میں باہم مطابقت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ شرائط بیعت ایک مقدس عہد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیتا رہے کہ اس کا عمل اس عہد کے مطابق ہے یا نہیں۔ اس ضمن میں آپ نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پر زور تحریک فرمائی اور بالخصوص ربوہ کی جماعت پر زور دیا کہ وہ اس بارہ میں بہت اعلیٰ نمونہ قائم کرنے کی کوشش کرے

آخر میں آپ نے تمباکو نوشی سے مجتنب رہنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ آپ نے تمباکو نوشی کی مضرت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا۔ اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے تمباکو نوشی کو تقویٰ کے خلاف قرار دیا ہے۔

ایک اہم علمی لیکچر

ربوہ ۱۱ نومبر بروز اتوار بوقت ۱۱½ بجے دوپہر ڈاکٹر سلیم ایم اے پی ایچ ڈی "ایٹمی توانائی کا پرامن استعمال" کے موضوع پر تعلیم الاسلام کالج میں ایک اہم علمی لیکچر دیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

(ازمکرم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم افتاء)

سوال

کیا اب بھی اللہ تعالیٰ کسی چیز کو عدم سے پیدا کر سکتا ہے۔

جواب

اللہ تعالیٰ ہر آن ہر لحظہ کامل ہے۔ اسکی کوئی طاقت سلب نہیں ہوسکتی۔ پس جو کام وہ پہلے کرسکتا تھا۔ اب بھی کرسکتا ہے اس پر کوئی پابندیاں نہیں۔ یفعل ما یشآء۔ وھو علیٰ کلّ شیٍٔ قدیر۔ فعّال لما یرید اسکی شان ہے۔

سوال

غیر معمولی علاقوں۔ مثلاً قطب شمالی وجنوبی کے ملکوں میں نمازوں کے وقت کیسے مقرر ہوں گے۔

جواب

وہاں اندازے سے وقت مقرر کیا جائے گا۔ مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں اندازہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ باقی اندازے کی تفصیلات کیا ہوں۔ سو اس بارہ میں مجلس افتاء غور کر رہی ہے۔ عنقریب یہ تفصیلات شائع کر دی جائیں گی۔

سوال

میلاد کی مجالس منعقد کرنا۔ اُن میں ایک خاص طریقہ سے سلام گا کر پڑھنا اور حاضرین کا کھڑے ہو جانا ان سب امور کا شریعت اسلامیہ میں کیا اصل ہے۔

جواب

(۱) از حضرت مسیح موعود علیہ السلام:-

"محض تذکرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمدہ ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپکی اتباع کے لئے تحریک ہوتی ہے اور جوش پیدا ہوتا ہے ... یاد رکھو کہ اصل اسلام کا توحید ہے مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملالی گئی ہیں جس نے ایک جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجب رحمت ہے مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ ہم اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں اور آج کل یہی ہو رہا ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کے موافق شریعت کو بنانا چاہتا ہے گویا خود شریعت بناتا ہے ... جو لوگ مولود کرتے وقت کھڑے ہوتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہیں یہ ان کی جرأت ہے۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

پھر صحابہ سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشق اور محب کوئی نہیں ہوسکتا وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے تذکرے کرتے اور لوگوں کو سناتے تھے۔ لیکن ان کی کسی مجلس میں قیام کا یہ طریق رائج نہ تھا جو آج کل میلاد کی مجالس میں رائج ہے۔ صحابہؓ کا ایک ایک کارنامہ تاریخ میں محفوظ ہے۔ لیکن عشقِ رسول کے اظہار کے لئے یہ طرز مظاہرہ ہمیں تاریخ کے کسی صفحہ حدیث کی کسی کتاب میں نظر نہیں آتا۔ پس جو اجتماعی کام صرف عبادت و ثواب یا کسی بزرگ کے لئے اظہارِ تعظیم وادب کے لئے کیا جائے اور صحابہ کرامؓ میں تقاضہ زمانہ ضرورت وقت اور موقع ملنے کے باوجود اس کا کوئی نشان نہ ملتا ہو اسکے بدعت ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے۔ پھر اسکے برعکس ترمذی کی حدیث ہے۔ عن انسؓ قال لم یکن شخصٌ احبُّ الیھم من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانوا اذا رأوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیتہ لذالک۔ یعنی حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب صحابہ کے لئے کوئی وجود نہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے دیکھتے۔ تو بالعموم اجتماعی رنگ میں کھڑے نہ ہوتے۔ کیونکہ انہیں علم تھا کہ حضور اسے ناپسند کرتے ہیں۔

پس جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کے واقعۃً تشریف لانے پر بھی صحابہ کرامؓ بالعموم خاص اہتمام کھڑے ہونے کا نہ کرتے بلکہ ان کو اس میں حجاب رہتا کہ حضور اسے ناپسند کرتے ہیں تو پھر اب جبکہ اسکے لئے کوئی ضعیف سے ضعیف روایت بھی موجود نہیں اور نہ صحابہؓ کے عمل متواتر سے اسکی تائید ملتی ہے۔ محض کمزور استدلالات کی بناء پر ہم بطور رواج اسکی تائید کیسے کرسکتے ہیں۔ باقی رہا یہ دعویٰ کہ فرشتوں کی تقلید میں ایسا کیا جاتا ہے تو قابل قبول نہیں کیونکہ آنحضرت کے صحابہؓ نے فرشتوں کی کیوں تقلید نہ کی، تابعین نے اسے کیوں اختیار نہ کیا۔ تبع تابعین نے اس سے اپنے آپکو کیوں محروم رکھا حالانکہ اس بارہ میں انکا عمل حجت نامہ کی حیثیت رکھتا تھا علاوہ ازیں فرشتوں کے قیام کی ایسی توجیہ بھی کسی مستند روایت سے ثابت نہیں اسکے بالمقابل جو حدیث اوپر ذکر کی گئی ہے وہ صحیح ترمذی کی ہے اور اس مسئلہ کے بارہ میں صحیح ترین اور بالکل واضح حدیث ہے نیز لولاک والی حدیث کا منشاء یہ ہے کہ آپ خدا کی صحیح مرضی دنیا میں قائم کرنے کیلئے تشریف لائے تھے نہ یہ کہ آپکی امت ایسی باتوں کو شریعت بنائے جن کا ذکر نہ قرآن میں ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں۔

رہا یہ سوال کہ اگر ایسی مجلس میں کوئی اتفاقاً بامعنی کیوجہ سے دعوت ملنے پر شامل ہو تو وہ کیا کرے تو اسکے متعلق زیادہ شدت اختیار کرنیکی ضرورت نہیں اسلئے وہ کھڑے ہونیوالوں کے ساتھ کھڑا ہو جائے کیونکہ بیٹھا رہنے یا اٹھ کر چلے آنے میں فائدہ کم اور مضرت زیادہ ہے یا پھر وہ ایسی مجلس میں شامل ہی نہ ہو۔ باقی بطور تبلیغ اپنے موقع ملنے پر اپنے ملنے والوں کو سمجھائیں اور حکمت و موعظہ کیساتھ اس رواج کے غلط ہونیکی وضاحت کرے پھر نہ کھڑا ہونے میں بہ شدت اس لئے بھی ضروری نہیں کہ کئی بزرگ لوگوں کے اس رواج کے پیش نظر بصورت شمولیت سلام کے وقت کھڑے ہو جاتے تھے اور اس بارہ میں عوام کی عملی مخالفت سے پرہیز کرتے تھے مثلاً شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ دہلوی۔ شاہ سلامت اللہ صاحبؒ دہلوی۔ کہ یہ دونوں بزرگ بڑے پایہ کے محدث اور حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے شاگرد تھے۔ تاہم یہ وقتی اتباع بھی باہر مجبوری ہے جبکہ ایسی مجالس میں شمولیت کی کوئی دینی غرض ہو مثلاً اس طرح تعلقات شہریت کو مستحکم کرنا ہو یا اختلافات کو کم کر کے اپنے ملنے والوں کو حق کی طرف متوجہ کرنے کی راہیں ہموار کرنی ہوں۔ یا اس طرح سمجھانے اور نصیحت کرنے کے ماحول کو اچھا بنانا ہو۔

۲۔ ملاقات کی خاطر آنیوالوں کے لئے کھڑے ہو جانا ایک طبعی تقاضا کے ماتحت ہے اور ایک معاشرتی رواج ہے اسلئے اس کا جواز اسی حد کے اندر رہنا چاہیئے کیونکہ شریعتیں بلا حقیقی مقصد اور ضرورت اور بلا صریح سند کے محض قیاس کی بناء پر وضع نہیں ہوا کرتیں اور نہ امت کے کسی فرد کو اس کا اختیار رہے۔

(باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی احباب جماعت سے ملاقاتیں

(ازمکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ لیکن وہ ذمہ داری جو جماعت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضور کے سپرد فرمائی اس کی ادائیگی میں اپنی صحت کو بھی نظر انداز فرما دیتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جماعت کی ذمہ داری کے بوجھ کی وجہ سے ہی آپ پر بیماری غالب آگئی اس حالت کے باوجود حضور چارپائی پر لیٹے لیٹے ضروری ارشادات اور فیصلہ جات فرماتے ہیں۔ احباب جماعت کے اشتیاق زیارت کی تشنگی کو بھی دور کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ چنانچہ ماہ ستمبر اور اکتوبر میں بھی حضور نے متعدد احباب کو ملاقات کے مواقع عطا فرمائے جن کی مختصر کیفیت درج ذیل ہے۔

حضور ابھی نخلہ میں ہی تشریف رکھتے تھے کہ جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے حضور کی خدمت میں باریابی کی اجازت طلب کی۔ اور حضور نے ازراہ مہربانی منظوری عطا فرمائی چنانچہ جماعت کے ۵۰ احباب زیر قیادت مکرم محمود احمد خان صاحب امیر جماعت خاص بس کے ذریعہ نخلہ آئے۔ حضور نے سب کو باری باری ملاقات کا موقعہ اور شرف مصافحہ بھی بخشا۔ بہت سے احباب سے ان کے عزیزاں کے حالات بھی دریافت فرمائے۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے کوائف بھی دریافت فرمائے اور خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار سے بوقت ملاقات کشمیر کا بھی ذکر فرمایا۔

چند دن کے بعد جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ کے پانچ احباب حضور کی زیارت کے لئے مکرم بابو قاسم الدین صاحب کے ہمراہ تشریف لائے حضور نے ان سے ملاقات فرمائی۔ مکرم خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں سے محترم ماسٹر عبدالرحمن صاحب مرحوم کے ساتھ انکے تعلق کا ذکر فرماتے رہے۔

مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب جب حضور سے نخلہ میں ملے اور عرض کیا کہ میں باہر جا رہا ہوں تو حضور نے ان کے سفر انگلستان اور وہاں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے متعلق گفتگو فرمائی

چونکہ ڈنمارک سے آئے ہوئے ڈاکٹر صاحبان روزانہ تین مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے طریق پر علاج کرتے تھے اور بعض ہلکی ورزشیں یا مشقیں بھی حضور سے کراتے تھے جس سے کسی قدر تکان ہو جاتی تھی اس لئے ان ایام میں ملاقاتوں کو بند کیا گیا تھا۔ لیکن انصار اللہ کے اجتماع پر جماعتوں کے امراء اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کے پیش نظر ۲۷/۱۰/۶۲ کو صبح کے وقت حضور نے ڈاکٹروں کے پروگرام کو ملتوی کر کے ۳۴۳ احباب سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ بخشا اور ضروری امور دریافت فرمائے اسی طرح ۳۰/۱۰/۶۲ کو اللہ تعالیٰ نے مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے لئے ملاقات کا موقعہ پیدا کر دیا وہ اس طرح کہ معالج ایک اور پروگرام میں مصروفیت کی وجہ سے صبح نہ آسکے تو اسدن مولوی قدرت اللہ صاحب سے حضور نے ملاقات فرمائی اور ان سے سفر مشرقی پاکستان کے ضروری حالات سنے اور انکی ناصر آباد میں گزشتہ خدمات کا بھی ذکر فرمایا۔ احباب کرام مزید توجہ سے دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد حضور کو کامل شفا عطا فرمائے کہ سب طاقتیں اسکے پاس ہیں تاکہ ہم لوگ اپنے مطاع امام کے بابرکت خطبات اور زریں ہدایات سے مستفیض ہوسکیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام بھی قریب آرہے ہیں۔ لہٰذا خصوصی دعاؤں کے ضمن میں احباب کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت

اور

دُعا کی تحریک

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب معالج خصوصی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ اکتوبر کو مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے (ادارہ)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی موجودہ بیماری کے متعلق ایک بات ہمیشہ خاکسار کے دل میں کھٹکتی رہی ہے جو یہ ہے کہ ۱۹۵۴ء میں جب ایک بدباطن مخالف نے حضور پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ تو اس کا چاقو دائیں طرف گردن کی شریانوں کے بالکل قریب تک پہنچ گیا تھا۔ بلکہ چاقو کی نوک گردن کی ہڈی سے ٹکرا کر اندر رہ گئی تھی۔ جس کا علم ۱۹۵۵ء میں یورپ میں جو ایکسرے لئے گئے تھے ان کے ذریعہ ہوا تھا۔ اس زخم کے مندمل ہونے پر اور چاقو کی نوک کے اندر رہ جانے سے شریانوں کے قرب میں scar tissue بن گیا (جو زخموں کے مندمل ہونے میں قدرتی طور پر بن جایا کرتا ہے) اور اس کے نتیجہ میں شریانوں پر ایک طرف کھچاؤ پیدا ہوا۔ جس کی وجہ سے ان کے اندرون دوران خون کی کمی پیدا ہو گئی۔ بیماری کی بڑی وجہ یہ ہے کہ حضور چالیس سال سے انتہائی محنت یعنی تصانیف و تقاریر اور جماعت کی تربیت کا کام کر رہے تھے۔ لہٰذا اس کے نتیجہ میں شریانوں میں لچک کی کمی ہو گئی تھی اور اس کے نتیجہ میں جسم کے حصوں میں خون کا بہاؤ قدرتی طور پر کم ہو گیا۔ اور ۱۹۵۵ء میں شریانوں میں سکیٹر پیدا ہو کر حضور پر پہلی دفعہ بیماری کا حملہ ہوا۔ اس کے علاج کے لئے حضور یورپ تشریف لے گئے اور اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا اور حضور کی طبیعت کافی بہتر ہو گئی۔

یورپ کے ڈاکٹروں نے حضور کو کم سے کم محنت کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ مگر حضور نے یورپ سے آنے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی پھر قرآن کریم کی تفسیر کا کام شروع کر دیا۔ اور تفسیر صغیر تصنیف فرمائی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مئی ۱۹۵۹ء میں پھر حضور کو اس بیماری کا حملہ دوبارہ ہوا۔ اور اس دفعہ یہ حملہ نسبتاً زیادہ سخت تھا لہٰذا اس کے بعد سے حضور کی طبیعت خراب چلی آ رہی ہے۔ اور حضور تقریباً صاحب فراش ہیں۔ اس عرصہ میں حضور کی بیماری میں اتار چڑھاؤ ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ چونکہ ۱۹۵۹ء سے حضور صاحب فراش ہیں۔ لہٰذا طبعاً اس کے نتیجہ میں ٹانگوں میں بھی کمزوری پیدا ہو گئی ہے۔ اور ٹانگوں کے جوڑوں میں سختی کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔

اس عرصہ میں حضور کے علاج کے لئے پاکستان کے چوٹی کے ڈاکٹروں مثلاً ڈاکٹر جمال۔ میجر قاضی۔ کرنل ملک۔ ڈاکٹر سیلرز وغیرہ کو بار بار دکھانے کے علاوہ یورپ کے چوٹی کے ڈاکٹروں مثلاً پروفیسر لوسٹی ڈاکٹر میتھی اور کینیڈا کے مشہور ڈاکٹر پن فیلڈ سے بھی مشورہ لیا جاتا رہا ہے۔ اور اب بھی لیا جاتا ہے۔ نیز اگر کسی دوست نے کوئی مجرب دوا تجویز کی تو اسے بھی استعمال کرایا جاتا رہا ہے۔ ہومیوپیتھک اور دیسی طب کی ادویہ بھی استعمال کرائی جاتی رہی ہیں۔ اور اب بھی کرائی جاتی ہیں۔ ٹانگوں اور جوڑوں کی کمزوری کے علاج کے لئے حال ہی میں ڈنمارک کے مشہور ڈاکٹر میتھی سن کو یہاں بلانے کا انتظام کیا گیا چنانچہ یہ ڈاکٹر ۸ اکتوبر کو ایک ہفتہ کے لئے یہاں آئے تھے۔ چونکہ وہ خود زیادہ عرصہ یہاں ٹھہر نہیں سکتے تھے۔ لہٰذا اپنے ساتھ ایک ماہر Physio — Therapist بھی لائے تھے۔ جس نے ایک مہینہ یہاں ٹھہرنا ہے۔ اور اب ان کے تین ہفتے ہو چکے ہیں کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ مزید ایک مہینہ ٹھہر جائیں۔ اس عرصہ میں دن میں تین بار روزانہ حضور کو Physio-Therapy کی مشق اور مالش کی جاتی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے ٹانگوں میں آہستہ آہستہ طاقت آ رہی ہے۔ اور جوڑوں کی سختی میں کمی ہو رہی ہے۔ مگر ترقی کی رفتار طبعاً دھیمی ہے ؎

حضور کی بیماری سے احباب جماعت کو بے حد فکر اور تشویش ہے۔ جو کہ ایک قدرتی امر ہے۔ جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں بھی کر رہی ہے اور صدقات بھی دے رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض کمزور ایمان والوں یا کمزور دل والوں کو خیال گزرتا ہو کہ ان کی دعائیں اور صدقات رائیگاں جا رہے ہیں۔ اگر ایسے خیالات ہم میں سے کسی ایک کے دل میں بھی پیدا ہوتے ہیں تو یہ ہماری غلطی ہے۔ یا ایمان کی کمزوری ہے۔ کیونکہ مومنوں کی دعا ہر صورت کسی نہ کسی رنگ میں ضرور شرف قبولیت حاصل کرتی ہے۔

میرے نزدیک حضور کی موجودہ بیماری جماعت کے لئے ایک امتحان کا رنگ بھی رکھتی ہے۔ حضور کا وجود جیسا کہ مصلح موعود کی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک نہایت بابرکت وجود ہے۔ جس کی برکات جماعت کے تقریباً ہر فرد نے اپنی ذات میں مشاہدہ کی ہونگی۔ ہم میں سے کون ہے جس نے اپنی مصیبت یا بیماری کے وقت حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور حضور نے دعا فرمائی اور اللہ تعالےٰ نے اس کی مصیبت یا بیماری کو دور نہ فرمایا ہو؟ میرے خیال میں کوئی بھی فرد جماعت ایسا نہیں ہوگا۔ یہ اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے الہام میں یہ بھی فرمایا تھا کہ

"کانّ اللہ نزل من السماء"

یعنی مصلح موعود کا زمانہ وہ زمانہ ہوگا کہ گویا اللہ تعالےٰ آسمان سے زمین پر اپنے بندوں میں اتر آیا۔ اور جو بھی درحقیقت اس کا بندہ بن گیا۔ اس نے خود اللہ تعالےٰ کی قدرت کا مشاہدہ کر لیا۔ اب حضور کی موجودہ بیماری سے ہم ان برکات سے بظاہر ایک حد تک محروم رہ گئے ہیں۔ تو یہ یقیناً جماعت کے لئے امتحان ہے۔ لہٰذا اس نازک وقت میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر گھڑی اور ہر سانس اٹھتے بیٹھتے حضور عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہیں تا ہمارا قادر خدا اس امتحان کے دور کو جلد از جلد دور فرمائے۔ حضرت امیرالمومنین چالیس سال سے زائد عرصہ سے اسلام و احمدیت نیز جماعت کی ترقی اور افراد جماعت کے لئے شب و روز دعاؤں میں لگے رہے ہیں اور گو اب حضور بیمار ہیں پھر بھی ہمارے لئے دعائیں فرماتے رہتے ہیں۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ ہم بھی اپنے اس محسن کے لئے نہایت عاجزی سے دعائیں کرتے رہیں۔ اس جگہ میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا یہ شعر آپ کے سامنے رکھتا ہوں ؎

قوم احمد! جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

پس میرے بزرگو! اور میرے بھائیو! آؤ کہ ہم سب مل کر اپنے محسن امام کی کامل و عاجل شفایابی اور کام کرنے والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں کریں اور اپنی ان دعاؤں میں کبھی بھی کمی نہ آنے دیں۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کونسی مبارک گھڑی ہوگی جب ہمارا آسمانی آقا ہماری گریہ و زاری کو دیکھ کر پھر آسمان سے زمین پر اتر آئے گا۔ اور پھر اپنے بندے مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند دلبند گرامی ارجمند مصلح الموعود کو کامل شفا عطا فرما کر اس کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو شاندار فتح عطا فرمائے گا۔

اے ہمارے خدا! اے ہمارے رحیم و کریم خدا! تو ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما۔ ہماری سستیوں پر پردہ پوشی فرما۔ اور خود ہمارے دلوں کو اپنی محبت کے نور سے منور فرما۔ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرما اور ہمارے امام کو کامل شفا عطا فرما اور ان کو کام والی زندگی عطا فرما اور اس میں بے حد برکت ڈال دے اور ان کو پھر پہلے کی طرح توفیق عطا فرما۔ کہ وہ تیرے دین اسلام کی اشاعت میں اپنا سب کچھ صرف کریں۔ اے ہمارے مشفق آسمانی آقا! تو ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ اور ہمیں اپنے در سے خالی نہ بھیج۔ ہم تیرے در کے بھکاری ہیں۔ تو ہمارے سوال کو رد نہ فرما۔ اے ہمارے شافی خدا! تو اپنے دست شفا سے ہمارے امام کو جلد سے جلد کامل شفا عطا فرما کہ ہماری تمام دنیوی کوششیں اور علاج ہیچ ہیں سوائے اس کے کہ تیرا فضل ان کے ساتھ شامل ہو۔

آمین اللّٰھمّ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

احادیث الرسولؐ

شرک جھوٹ اور والدین کی نافرمانی گناہ عظیم ہے

عن ابی بکرۃ نفیع بن الحارثؓ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثاً؟ قلنا: بلی یارسول اللہ قال الاشراک باللہ، و عقوق الوالدین وکان متکئاً فجلس فقال الا وقول الزور وشھادۃ الزور فما زال یکررھا حتی قلنا: لیتہ سکت

(متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابی بکرۃ نفیع بن الحارثؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں آپ نے اس فقرہ کو تین بار دہرایا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہاں! آپ ضرور فرمائیے اس پر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اس فقرہ پر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور آپ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا آپ اس فقرہ کو متعدد بار دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے اپنے دل میں شرمندہ ہوتے ہوئے کہا کاش کہ آنحضرت اب خاموشی اختیار فرمالیں۔

تشریح:۔ ۱۔ شرک۔ والدین کی نافرمانی اور جھوٹ یہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں معاشرہ کے لئے متعدی بیماری ہیں جس سے کئی بدیاں اور قباحتیں پیدا ہو کر المناک نتائج کا سبب بنتی ہیں۔ شرک سے انسان کو گناہ اور فواحش پر غیر معمولی جرات وجسارت ہوتی ہے۔ اور انسان کا اخلاقی ماحول کلیۃً برباد ہو جاتا ہے۔ اسلام نے شرک کا قلع قمع کیا ہے مگر افسوس اور صد افسوس آجکل ایسی رسوم کا رواج ہو رہا ہے جو شرک خفی کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہیں اور یہ چیز نہ صرف ایمان کے منافی ہے بلکہ اسلام کے بنیادی ستون کے بھی خلاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا سب سے نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے شرک جیسی نجاست کا کلیۃً خاتمہ فرمایا۔

۲۔ والدین کی نافرمانی انسانی فطرت اور ضمیر کے خلاف ہے مگر ماحول کی خرابی سے یہ بدعادت بعض اوقات ظاہر ہو جاتی ہے۔ والدین کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاتا کہ والدین کی شفقت اور نوازشات سے بچے پروان چڑھتے ہیں ان کے ہر قسم کے جملہ اخراجات کا بار ان پر ہوتا ہے ایک طرف والدہ کی محبت دوسری طرف والد کے جذبات واحساسات اولاد کے لئے ہر قسم کا سکون اور آرام کا باعث ہوتے ہیں۔ اگر والدین کی خدمت کا معاوضہ نافرمانی اور بدسلوکی سے دیا جائے تو اس سے بڑھ کر بداخلاقی اور شقاوت نہ ہوگی۔ اسلام نے والدین کا مقام بہت ہی بلند قرار دیا ہے۔ والدین کی خدمت کروگے تو تمہارے بیٹے تمہاری خدمت کریں گے۔ والدین کی فرمانبرداری عین سعادتمندی ہے۔

۳۔ جھوٹ بولنا بدترین بزدلی کی علامت ہے مگر آج کل مکر۔ فریب اور جھوٹ کا استعمال کرنے والا زیرک اور عقلمند سمجھا جاتا ہے۔ جھوٹ انسان کو کئی گناہوں پر آمادہ کرتا ہے اور حلال و حرام کی تمیز کو دور کرتا ہے۔ عدل وانصاف کی روح کلیۃً ختم ہو جاتی ہے۔ جھوٹ سے انسان بدنام ہوتا اور اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیرؔ)

چندہ وقفِ جدید

بقایا جات کی فہرستیں تمام جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ بعض جماعتیں اس وقت تک اپنا چندہ پورا ادا کر چکی ہیں لیکن بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جنکے ذمہ کافی رقم واجب الادا ہے۔

چونکہ ہمارا سال ۳۱۔ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اور بقایا کی ایک بڑی رقم جماعتوں کے ذمہ قابل ادا ہے۔ جملہ صدران وسیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وصول شدہ رقم جلد ارسال کر دیں اور بقیہ رقم ایک ماہ کے اندر اندر وصول کر کے ارسال فرما دیں۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

مسجد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سنگ بنیاد رکھا اور اجتماعی دعا فرمائی

ربوہ ۱۰ر نومبر۔ کل بروز جمعۃ المبارک دس بجے صبح مسجد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر اہالیان محلہ کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تشریف لا کر اپنے دست مبارک سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ نے دعا فرماتے ہوئے دو اینٹیں بنیاد میں رکھیں جن میں سے ایک مسجد مبارک قادیان کی تھی اور دوسری پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دعا فرمائی تھی۔ آپ کے بعد چار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنی حضرت مولوی محمد الدین صاحب حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی۔ حضرت قاضی محمد رشید صاحب اور حضرت ماسٹر محمد داد صاحب نے بھی بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی۔ آخر میں صدر محلہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی نے ایک اینٹ رکھی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ اس تقریب میں محلہ کے بزرگ عہدیداران جماعت اور دیگر احباب کثرت سے شامل ہوئے۔

بزرگان سلسلہ واحباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دے اور اہالیان محلہ اور ان کی اولادوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس مسجد کو زیادہ سے زیادہ آباد رکھیں اور اس کی برکات سے حصہ پائیں۔

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے بھتیجے عزیزم ملک مبارک احمد صاحب۔ ایس۔ ڈی او محکمہ P.W.D لاہور کو مورخہ ۲۸ر۱۰ر۶۲ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام "بشریٰ سلطانہ" تجویز کیا گیا ہے۔ وہ محترم برادرم ملک عبد الکریم صاحب ایکس ای۔ او آف اچھرہ لاہور کی پوتی اور مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب آف اسلامیہ پارک لاہور کی نواسی ہے۔

جملہ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک۔ صالحہ۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

۲۔ میرے بڑے لڑکے شیخ سعید احمد رشید N.E.X ریلوے کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹ر ستمبر کو چو تھا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کا پوتا اور ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کرڈی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت واقبال کے ساتھ لمبی عمر دے اور خادم دین وملت بنائے۔ بیگم شیخ مسعود احمد رشید معرفت شیخ جمیل احمد صاحب رشید

۱۷۔ پی بلاک گلبرگ کالونی لاہور

۳۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۱ر۱۱ر۶۲ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام نصیر الدین احمد یحیٰی رکھا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ واحباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم نومولود کو درازیٔ عمر عطا کرے اور والدین اور عزیزوں کے لئے قرۃ العین بنائے

(خاکسار ماسٹر شیر علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

الفضل میں ناموں کی اشاعت کے بارے میں ضروری وضاحت

احباب جماعت کو معلوم ہوگا کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والے احباب بیس ہزار کے قریب ہیں اسلئے ہر وعدہ اور وصولی الفضل میں شائع کروانا ممکن نہیں البتہ وہ وعدے یا وصولیاں جو کسی خصوصیت کی حامل ہونگی انشاء اللہ شائع کرادی جائیں گی تاکہ ایسے احباب ساری جماعت کی دعاؤں کو حاصل کر سکیں ——— وعدہ جات صرف وہ شائع ہوں گے جو اعلان کے پہلے ہی دن دفتر میں پہنچا دیئے گئے تھے یا وہ جو نمایاں اضافہ یا کسی اور خصوصیت کے حامل ہوں گے۔

وصول شدہ رقموں کی فہرست السابقون الاولون کے عنوان سے انشاء اللہ ہدیہ قارئین کی جاتی رہیگی لیکن اس میں صرف اُن مجاہدین کے نام شامل ہوں گے جو ابتدائے سال ہی میں اپنا چندہ سو فیصدی ادا فرما دیں گے۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ ۳۱ر مارچ ۱۹۶۳ء تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد وصول ہونے والے چندے شائع نہ ہوں گے۔ سوائے اس کے کہ کسی دوست کی قربانی تحریص وترغیب اور نمونہ کے طور پر پیش کرنے کے لائق ہو امید ہے امسال جملہ مجاہدین جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اپنے وعدے سو فیصدی ادا کرنے کا عزم بالجزم کرینگے تاکہ ایک طرف وہ ساری جماعت کی دعاؤں کو حاصل کرنے والے بنیں اور دوسری طرف وہ اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص دعاؤں سے مستفیض ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

معاصرین کیا کہتے ہیں :-

۱۔ پندرہ برس کی ناکام سیاست ۲۔ انگریزوں کا ایجنٹ کون ہے؟

پندرہ برس کی ناکام سیاست

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۸ر دسمبر ۵۶ء کو فرمایا تھا :-

"ہندوستان کو شمال مشرق کی طرف سے شدید خطرہ پیدا ہونے والا ہے اور وہ خطرہ ایسا ہوگا کہ باوجود طاقت اور قوت کے ہندوستان اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور روس کی ہمدردی بھی اس سے جاتی رہے گی .... امریکہ یہ محسوس کرے گا کہ اگر میں نے جلدی قدم نہ اٹھایا تو میرے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے روس اور اس کے دوست بیچ میں گھس آئیں گے۔"

(الفضل ۱۵ر مارچ ۵۷ء)

روزنامہ پرتاپ دہلی کے ذیل کے مضمون سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے:-

"بھارت نے دو بھائی بنائے، چین اور روس۔ کبھی ہم نے ہندی چینی بھائی بھائی" کے نعرے لگائے اور کبھی "ہندی روسی بھائی بھائی" کے۔ آج یہ دونوں ہمیں آنکھیں دکھانے لگے ہیں پہلے چینی بھائی نے ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپا اور اب روسی بھائی نہ صرف کھڑا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ چین کو حق بجانب قرار دے رہا ہے ہماری پندرہ برس کی سیاست کا دارومدار دونوں کی دوستی تھی ہم سمجھتے تھے کہ امریکہ سے بگاڑ پیدا کرنے میں کوئی حرج نہیں برطانیہ کو ناراض کرنے میں کوئی نقصان نہیں لیکن روس اور چین کے ساتھ ہمارے تعلقات کسی طرح بگڑنے نہیں چاہئیں یو این او میں بھی ہم نے اکثر روس کا ساتھ دیا ہے چین کو یو این کا ممبر بنانے کے لئے ہماری کوشش آج بھی جاری ہے غرضیکہ گذشتہ پندرہ برس میں ہم نے اپنی خارجہ پالیسی کا ڈھانچہ روس اور چین سے دوستی کی بنیادوں پر کھڑا کیا تھا آج وہ پہلے ہی بحران میں مٹی میں مل گیا ہے چین کے متعلق تو ہمیں آٹھ برس پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے ارادے کیا ہیں پھر بھی ہم نے اپنے آپ کو اس کے مقابلے کے لئے تیار نہ کیا گذشتہ چند ہفتوں میں جو کچھ ہوا ہے اسی غفلت کا نتیجہ ہے لیکن ہم ایک اور دھوکہ میں بھی تھے وہ یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ بھارت اور چین کی لڑائی میں روس اگر کھلم کھلا ہماری حمایت نہ کر سکا تو غیر جانبدار ضرور ہو جائے گا لیکن اس نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہم اس پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتے۔

کمیونسٹ ہونے کے ناتے سے روس اور چین کا پھر بھی آپس میں کوئی تعلق ہے لیکن جو کمیونسٹ نہیں اور اپنے آپ کو غیر جانبدار کہتے ہیں ان میں سے کتنے دیش ہیں جنہوں نے اس وقت تک چین کے حملے کی مذمت کی ہے جب مصر پر برطانیہ اور فرانس نے حملہ کیا تھا تو بھارت نے کھلے بندوں سے اس کی مذمت کی تھی اس کے لئے ہم نے برطانیہ سے بھی بگاڑ پیدا کیا لیکن مصر کے کرنل ناصر ابھی تک اس معاملہ میں خاموش ہیں اور دونوں دیشوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں یوگوسلاویہ کے مارشل ٹیٹو تین بار اس دیش میں آئے اور جب کبھی بھی آئے ہم نے انہیں سر آنکھوں پہ بٹھایا چین ان کا سب سے بڑا مخالف ہے پھر بھی انہوں نے ابھی تک اس لڑائی میں بھارت کی حمایت کا اعلان نہیں کیا یہ چھوٹے چھوٹے دیش ہماری کوئی زیادہ مدد نہیں کر سکتے ان کے اپنے پاس ہے ہی کیا جو یہ ہمیں دیں گے اخلاقی حمایت یہ ضرور کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے بھی یہ تیار نہیں ہو رہے۔

برعکس اس کے وہ دیش اس وقت ہمارے سب سے زیادہ کام آ رہے ہیں جنہیں ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے امریکہ اور برطانیہ نے ہماری ہر طرح سے مدد کرنے کا یقین دلایا ہے ان کا سامان یہاں پہنچنا بھی شروع ہو گیا ہے فرانس اور مغربی جرمنی بھی مدد کرنے کو تیار ہیں کینیڈا اور آسٹریلیا نے بھی ہماری حمایت کی ہے غرضیکہ ہمارے اندازے ہر لحاظ سے غلط ثابت ہو رہے ہیں اور اس کا خمیازہ بھی ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ ہمارا جھکاؤ زیادہ تر ان دیشوں کی طرف رہا ہے جو ہماری کچھ مدد نہیں کر سکتے یا نہ کرنا چاہتے تھے اب جب کہ ہماری آنکھیں کھلیں ہیں تو ایک نئی دنیا ہمارے سامنے آ رہی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ پندرہ برس ہم واقعی ایک مصنوعی دنیا میں رہتے آئے ہیں"

(از وینڈر منیجنگ ایڈیٹر پرتاپ۔ جالندھر)

انگریزوں کا ایجنٹ کون ہے

دیوبندیوں کی یہ پرانی عادت ہے کہ جب وہ دلیل واصول سے عاجز آ جاتے ہیں تو وہ اپنے مخالفین پر شرمناک اتہام لگاتے ہیں اور ان کے خلاف انگریز کی ایجنٹی کا حربہ استعمال کرتے ہیں چنانچہ جب مسلم لیگ حصول پاکستان کے لئے ہندو و انگریز سے لڑ رہی تھی اس وقت بھی یہ لوگ مسلم لیگ کے مقابلہ میں مات کھانے کے بعد مسلم لیگ پر سرکاری جماعت اور بانی پاکستان محمد علی جناح پر انگریز کی ایجنٹی کا الزام لگا رہے تھے چنانچہ چودھری افضل حق احراری نے یہ کہا تھا کہ "ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں" (خطبات احرار صفحہ ۲۲) اور مولوی حسین احمد کانگریسی صدر دیوبند یہ ظاہر کر رہا تھا کہ "مسلم لیگ انگریزوں کے اشاروں پر چلنے والی جماعت ہے۔" (مکالمۃ الصدرین مصدقہ شبیر احمد عثمانی صفحہ ۳۷) ...... اہل حدیث و دیوبندی حضرات کو پوری کوشش کے باوجود حضرات علماء اہل سنت و امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ پر انگریز دوستی کا الزام لگانے کے اور کوئی بات نہیں مل سکی تو انھوں نے ہندوستان کو "دارالاسلام" قرار دینے کا سہارا لیا ہے حالانکہ یہ محض حماقت و جہالت اور احکام شرعیہ سے ناواقفیت کی علامت ہے اور اس میں انگریز دوستی کی قطعاً کوئی بات نہیں ہے قطع نظر اس کے کہ "دارالحرب" اور "دارالاسلام" کی تعریف و حالات و احکام کیا ہیں۔ .... ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر اس وقت کے حالات کے مطابق احکام شرعیہ کی روشنی میں محض ہندوستان کو "دارالاسلام" قرار دینا ہی معاذ اللہ اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے "انگریز ایجنٹ" ہونے کی دلیل ہے تو ان دیگر علماء بالخصوص دیوبندی ملاؤں کا کیا بنے گا جنھوں نے اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی طرح ہندوستان کو "دارالاسلام" قرار دیا تھا؟

.... خود دیوبندی ملاؤں نے بھی ہندوستان کو "دارالاسلام" قرار دیا تھا ......

...... کیونکہ انھوں نے لکھا ہے کہ:-

"ہندوستان نہ تو صاحبین کے قول پر "دارالحرب" ہے ...... اور نہ امام اعظم ابوحنیفہ صاحب کے قول پر "دارالحرب" ہے۔"

(تحذیر الاخوان از مفتی تھانوی صفحہ ۸)

"ترجیح (ہندوستان) کے "دارالاسلام" ہونے ہی کو دی جائے گی ...... اس صورت میں بھی ہندوستان "دارالاسلام" ہوگا۔"

(تحذیر الاخوان صفحہ ۹)

"تعجب ہے بعض اہل اسلام ہندوستان کو "دارالحرب" قرار دے کر آمدنی بنک کو حلال سمجھتے ہیں۔"

(تحذیر الاخوان صفحہ ۱۰)

"امام ابو حنیفہ صاحب نے جو "دارالحرب" کی تعریف بیان کی ہے اس کا ہندوستان پر صادق آنا محل نظر ہے کیونکہ امام صاحب کے پاس "دارالحرب" ہونے کی یہ شرط ہے کہ کوئی حکم مسلمانوں کا باقی نہ رہے اور یہاں (ہندوستان میں) بہت سے احکام مسلمانوں کے جاری ہیں۔"

(تحذیر الاخوان صفحہ ۲۰)

"ہندوستان کو بہت سے علماء نے "دارالاسلام" کہا ہے۔" (تحذیر الاخوان صفحہ ۵۵)

مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب "تحذیر الاخوان" کے ان پانچ حوالوں کے بعد اب مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ سنیئے! لکھا ہے کہ:-

"دارالحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علمائے حال میں ہے اکثر دارالاسلام کہتے ہیں اور بعض دارالحرب کہتے ہیں بندہ اس میں تصفیہ نہیں کرتا۔" (فتاویٰ رشیدیہ احمد ج ۸ صفحہ ۱۶)

مولانا عبدالحئی لکھنوی فرماتے ہیں:-

"ہندوستان میں ہندوؤں سے سود لینا ناجائز ہے کیونکہ "دارالاسلام" میں سود لینا اور دینا حرام ہے۔" (فتاویٰ عبدالحئی۔ ج ۳ صفحہ ۹۵)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

"الصحیح انہ دارالاسلام" یعنی صحیح بات یہی ہے کہ انگریز کا ملک ہندوستان، دارالاسلام ہے"۔

(فتاویٰ عبدالحئی ج ۲ صفحہ ۲۳۵)

.... کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل صاحب دہلوی (مصنف تقویۃ الایمان) نے جہاد کا وعظ شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریز پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے تو آپ نے جواب دیا کہ اس بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار (برطانیہ) پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں۔ بلکہ اگر کوئی ان پر حملہ آور ہو تو (اہلحدیث و دیوبندی) مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ برطانیہ پر آنچ نہ آنے دیں۔"

{حیات طیبہ مطبع فاروقی صفحہ ۲۹۶ تواریخ عجیبہ صفحہ ۷۲ سوانح احمدی صفحہ ۵۷}

مولوی محمد جعفر تھانیسری کا رقم طراز ہے کہ مولوی اسمٰعیل کے پیر سید احمد صاحب (بریلوی) کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی امداد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی۔" (سوانح احمدی صفحہ ۱۳۹)

"آپ (سید صاحب) کے سوانحعمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ ایسے مقامات پائے گئے جہاں کھلے کھلے اور اعلانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے۔" سوانح احمدی صفحہ ۲۴۶)

سردست دیوبندی حضرات اپنی کتابوں کے انہی چند حوالہ جات پر اکتفا کیا جاتا ہے ...... اہلحدیث و دیوبندی علماء دوسروں پر اتہام و بہتان تراشنے کی بجائے ان پر غور کریں اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں تو انھیں معلوم ہوگا کہ

میں الزام اوروں کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

(سواد اعظم لاہور، ۷ر نومبر ۶۲ء)

فہرست السابقون الاولون تحریک جدید ۲۹/۹

—: قسط دوم :—

امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں جنہوں نے اپنے مقدس امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے میں مسابقت علی الخیرات کا قابل قدر نمونہ فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	ربوہ	روپے ۹۔۔۔
مکرم ضیاء الحق صاحب چک ۲۹۵ گ ب	”	۳۰۔۔۔
” خواجہ عبدالرشید صاحب	اڈہ ربوہ	۶۔۷۵
” ماسٹر مولا بخش صاحب	نور نگر	۱۴۔۔۔
” محمد ابراہیم صاحب	”	۹۔۔۔
” محمد الدین صاحب	”	۶۔۷۵
” منشی شیخ احمد صاحب	”	۱۲۔۷۵
” دوست محمد صاحب	”	۵۔۷۵
” محمد شفیع صاحب نوشہری	ربوہ	۱۰۹۔۔۔
” منجانب والدین (دادا)		۱۲۔۔۔
” ” ”		۲۰۔۔۔
” اہلیہ مرحومہ		۲۰۔۔۔
” شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی	ربوہ	۹۔۲۵
” چوہدری محمد علی صاحب چیئرمین لاٹھیانوالہ		۱۵۔۲۷
” مولوی قدرت صاحب سنوری	ربوہ	۶۱۔۔۔
” عبدالرزاق صاحب پی ٹی آئی جامعہ	ربوہ	۵۔۳۷
” چوہدری بشیر محمد صاحب	راولپنڈی	۲۵۔۔۔
” بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر پریم نگر		۷۸۔۔۔
” مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر	ربوہ	۲۱۔۔۔
” ابوالمنیر نور الحق صاحب	”	۳۲۔۲۵
” حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	ربوہ	۴۲۔۲۵
” خواجہ عبیداللہ صاحب دارالصدر	”	۱۹۳۔۔۔
مکرمہ خواجہ شوکت سلطانہ صاحبہ اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب	ربوہ	۱۵۔۔۔
مکرم محمد اصغر صاحب قمر محلہ دارالصدر	ربوہ	۶۔۲۵
” ” منجانب والدین		۶۔۔۔
” رشید احمد صاحب جاوید	ربوہ	۵۔۴۴
” محمد اشرف صاحب		۶۔۔۔
” ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب سیکرٹری ایریا	ربوہ	۶۔۳۷
” احسان اللہ صاحب	”	۷۔۳۸
” ملک فضل احمد صاحب دارالصدر	ربوہ	۹۔۔۔
” منجانب اہلیہ صاحبہ	”	۹۔۔۔
” مقصود اظہر صاحب	شیخوپورہ	۱۵۔۔۔
” سید مقبول احمد صاحب	ربوہ	۵۔۔۔
مکرمہ والدہ صاحبہ پنڈت محمد نصر اللہ صاحب		۵۔۔۔
مکرم حمید اللہ صاحب کلرک کالج	ربوہ	۹۔۔۔
” دین محمد صاحب چک ۱۸ بھوڑو شیخوپورہ		۶۔۔۔
” محمود احمد صاحب چک ۹۸ سرگودھا		۳۷۔۔۔
” محمد ابراہیم صاحب ٹال والے	ربوہ	۱۸۔۔۔
” الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ		۴۶۵۔۔۔
” حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری	لاہور	۱۱۳۔۔۔
” الحاج شیخ محمد بشیر احمد صاحب	جھنگ	۲۹۶۔۔۔
مکرمہ اہلیہ صاحبہ	” ”	۱۶۔۶۲
مکرم سید مبشر احمد صاحب	”	۱۴۔۔۔

مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب	جھنگ	۳۷۔۲۵
” چوہدری عبدالغفور صاحب تاؔند	”	۳۴۔۔۔
مکرمہ اہلیہ صاحبہ میاں عبدالرحمٰن صاحب	”	۷۔۷۵
” ” چوہدری عبدالغفور صاحب	”	۶۔۵۰
والدین	”	۶۔۵۰
مکرم عبدالستار صاحب لسپیر	”	۵۔۔۔
” چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب چک A.H.B ۲/۳ سرگودھا		۱۲۔۵۰
مکرم عبدالکریم خاں صاحب گلھڑ گھی چک A.H.B ۲/۳ سرگودھا		۱۱۔۷۵
منجانب مکرم والد صاحب مرحوم	”	۵۔۵۰
” مکرمہ والدہ صاحبہ مرحومہ	”	۵۔۵۰
” بچگان	”	۵۔۵۰
مکرم علی اکبر صاحب چک ڈلیل والا جھنگ		۵۔۵۰
مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے	ربوہ	۱۳۲۔۔۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اپنا خریداری نمبر نوٹ کرلیں

مینجر صاحب الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پونے چودہ روپے

شہزادین

مرض اٹھرا کی معتدل دوا۔ فی ڈبیہ تین روپے

نرینہ اولاد

سو فیصدی مجرب دوا۔ نو روپے

مفید النساء

ایام کی بے قاعدگی کی دوا۔ تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

بہترین اراضی

برائے مستاجری

سات سو تیس ایکڑ باموقعہ اراضی واقعہ تعلقہ ٹنڈو الہ یار نزد بشیر آباد سٹیٹ برائے مستاجری ہے ۲۳۰ ایکڑ کا ایک بلاک ۵۰۰ ایکڑ کا دوسرا اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ مل سکتے ہیں بارہ ماہی نہر پانی وافر فصل ہر قسم ریلوے سڑک پختہ۔

پتہ ذیل پر ملیں یا لکھیں

سید فدا حسین شاہ۔ بی اے ایل ایل بی

بمقام چمبڑ تعلقہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد۔

جامعہ احمدیہ میں اہم تقاریر

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴/۱۰/۶۲ کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب ایگریکلچرل اکنامسٹ حکومت مغربی پاکستان لاہور نے "پاکستان کی اقتصادیات اور منصوبہ بندی" کے موضوع پر اہم مفید معلوماتی لیکچر دیا۔

آپ نے فرمایا تحریک پاکستان کے پیچھے یہ احساس بھی کارفرما تھا کہ اگر مسلمانوں کو الگ مملکت نہ ملی تو ملکی اقتصادیات پر ہندوؤں کی اجارہ داری مسلمانان ہند کو غربت و افلاس کے تاریک گڑھے میں دھکیل دے گی قیام پاکستان کے بعد ہماری اقتصادی حالت زرعی اعتبار سے اس وجہ سے ترقی پذیر نہ ہو سکی کہ ہر سال نوے فیصد زمین کی زرخیزی ہوا اور پانی کے عمل (Soil erosion) سے ضائع ہو جاتی ہے علاوہ ازیں ایک منٹ میں ایک ایکڑ زمین سیم اور تھور سے متاثر ہو کر ناقابل کاشت بنتی جا رہی ہے محنت و جانفشانی سے کام کرنے کا بھی فقدان ہے جدید اور مفید طریق کار کی جگہ پرانے فرسودہ طریقوں سے کام لینے کے رجحانات غالب ہیں اقتصادی ترقی کا دوسرا ذریعہ صنعت و حرفت ہے ہمارے ہاں لوگ صنعت میں روپیہ لگانے کی بجائے جمع کر چھوڑتے ہیں آپ کے نزدیک اقتصادی خوشحالی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ ہم نہ تو زیادہ خرچ کرنے والے ہوں اور نہ کنجوسی کی طرف مائل ہوں بلکہ اعتدال پر گامزن ہوں ہمارے ملک میں بہت سے قدرتی خزانے دفن ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم غور و فکر اور تلاش و تفحص کی عادت ڈالیں قرآنی آیات اور پیشگوئیوں پر گہری نظر ہو اور ہماری زندگیاں تعاونوا علی البر والتقوی کی مصداق ہوں۔

نصف گھنٹہ کی تقریر کے بعد آپ نے مختلف سوالات کے جوابات دیئے آپ کا یہ دلچسپ اور قیمتی لیکچر طلبائے جامعہ احمدیہ کی معلومات میں معتدبہ اضافہ کا باعث ہوا۔

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۹/۱۰/۶۲ میں مکرم سید کمال یوسف صاحب نے "سکنڈے نیویا میں ہماری تبلیغی مشکلات" کے موضوع پر ایمان افروز لیکچر دیا۔

آپ نے فرمایا "مبلغ اسلام کی حیثیت سے آپ کے وہاں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے ترقی اسلام کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اور ایک نہایت مخلص اور فدائی جماعت معرض وجود میں آچکی ہے آپ نے نومسلم احباب جماعت کی ایمان افروز تفصیلات بیان فرمائیں کہ کس طرح وہ دین کے لئے غیرت دکھاتے اور اس کی خاطر مشکلات و مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے ہیں جو اپنوں اور بیگانوں سبھی کے لئے رشک آمیز ہے تقریر کے بعد بہت سے دلچسپ اور مفید مطلب سوالات کے بعد دعا پر یہ اجلاس کا اختتام ہوا۔

(محمد یوسف سلیم - الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء کی اہم سفارش

"جن احباب کی وصیت بقایا کی وجہ سے مجلس کارپرداز منسوخ کر دیتی ہے ان کے متعلق یہ فیصلہ ہے کہ آئندہ اس وقت تک ان سے کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے جب تک کہ وہ اپنی وصیت بحال نہ کرائیں یا اظہار ندامت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی منظوری حاصل نہ کریں لیکن ایسے کئی احباب نہ تو وصیت بحال کرواتے ہیں اور نہ ہی چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لیتے ہیں اور اس طرح گویا آئندہ ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو چندہ کی ادائیگی سے بری الذمہ تصور کر لیتے ہیں جو مناسب نہیں اس لئے آئندہ کے لئے یہ قاعدہ بنایا جائے کہ اگر ایسے احباب وصیت منسوخ ہونے سے چھ ماہ کے اندر نہ تو وصیت بحال کروائیں اور نہ ہی چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لے کر چندہ عام ادا کرنا شروع کریں تو ان سے نادہندوں کے مطابق سلوک کیا جائے"

نظارت بیت المال تمام سیکرٹریان مال اور جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ ایسے احباب کو نظرانداز نہ ہونے دیا جائے انہیں ترغیب دلائی جائے کہ وہ اظہار ندامت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کریں اور اگر چھ ماہ تک کوشش کرنے کے باوجود کوئی شخص ٹس سے مس نہ ہو تو اس کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ کو رپورٹ کرنا مقامی عہدہ داروں پر لازم ہے اس ذمہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔"

(والسلام ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد مرزا محمد حسین صاحب گذشتہ تین ہفتے سے سول ہسپتال کراچی میں مثانہ کی تکلیف کی وجہ سے زیر علاج ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ والد صاحب کا اپریشن کامیاب اور صحیح ہو اور اللہ تعالیٰ ان کو اس تکلیف سے نجات بخشے۔ امۃ العزیز بنت مرزا محمد حسین صاحب کراچی۔

۲۔ میرے ابا جان کچھ دنوں سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (انور حق فضل پورہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۹۰۴ :- میں پیر سلطان احمد صاحب ولد پیر مظہر الحق صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال مظفر گڑھ ڈاک خانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۲۰/۳۰-۳۰ کل ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- پیر سلطان احمد بقلم خود۔ چیف بکنگ کلرک ریلوے اسٹیشن مظفر گڑھ ۳/۹/۶۲ء
گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال مظفر گڑھ۔ گواہ شد:- غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفر گڑھ۔

نمبر ۱۶۹۰۵ :- میں محمد حیات ولد رائے غلام محمد صاحب قوم جوئیہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۵۸ء ساکن کھچھ جوئیہ ڈاک خانہ دربانہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

. . . .

ربوہ ہوگی۔ العبد:- محمد حیات ولد رائے غلام محمد صاحب قوم جوئیہ سکنہ کھچھ جوئیہ ڈاک خانہ دربانہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا۔ براستہ سلانوالی۔ گواہ شد:- احمد خان نسیم انچارج اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:- محمود احمد دود میڈیکل شہر سرگودھا۔

نمبر ۱۶۹۰۶ :- میں عائشہ بیگم بیوہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن چنیوٹ حال غلام محمد آباد ڈاک خانہ لائلپور ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرے پاس اس وقت صرف یکصد روپیہ نقد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری موت کے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا عائشہ بیگم

گواہ شد:- شیخ محمد یوسف۔ گواہ شد:- فضل کریم بقلم خود سیکرٹری وصایا ۳۵۷ بی غلام آباد لائلپور شہر ۲۰/۹/۶۲ء۔

نمبر ۱۶۶۶۷ :- میں عبد الودود طارق ولد ماسٹر بشیر احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھولا ورکاں ڈاک خانہ گھولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۱۸/- (ایک سو اٹھارہ روپے) ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- عبد الودود طارق معرفت کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد:- کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین موصی وصیت نمبر ۹۹۴۲ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد:- مرزا محمد یوسف رفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔

نمبر ۱۶۷۹۰ :- میں سید عبد الشکور ولد سید مراد علی شاہ قوم سید پیشہ زمینداری عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن محلہ پورن نگر شہر سیالکوٹ ڈاک سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی مزارعہ چاہی و بارانی جس کا رقبہ تقریباً ۱۰ ایکڑ ہے اور موضع بھگہ وہرہ وال تحصیل سیالکوٹ میں واقع ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ (۲) ایک دکان موسومہ پنجاب ورکس کمپنی شہر سیالکوٹ میں ہے۔ جس کی قیمت ۷۰۰۰/- روپیہ بذریعہ کلیم ادا کر چکا ہوں مگر محکمہ سیٹلمنٹ سے اس دکان کے نصف حصہ کی بابت جھگڑا چل رہا ہے (۳) ایک مکان رہائشی پختہ واقعہ محلہ پورن نگر ہے۔ جس کی قیمت اپنے کلیم سے ساڑھے چھ ہزار ادا کر چکا ہوں اور تقریباً ۲۰۰۰/- روپیہ باقی ہے۔ اس میں قریباً ۷۰۰۰/- روپیہ قابل ادائیگی ہے باقی کل رقم بیس ہزار سات سو روپیہ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری اراضی مذکورہ کی آمد سالانہ قریباً ۲۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ فقط
راقم الحروف مرزا غلام نبی چغتائی صدر جماعت احمدیہ۔ پورن نگر سیالکوٹ
العبد:- عبد الشکور ولد مراد علی شاہ۔ محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر۔
گواہ شد:- سید محمود احمد ولد سید عبد الغفور بھتیجا موصی مذکور ۲۳۸/۳ پورن نگر سیالکوٹ۔
گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۸۱۱ :- میں اللہ جوائی بیوہ چوہدری اللہ دتا صاحب قوم جاہل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت یاد نہیں ساکن چک ۱۸ ڈاک خانہ مڑھ بھنگواں ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت میرا شوہر فوت ہو چکا ہے اور میرا حق مہر ۲۵۰ روپے تھا۔ جسے میں حق مہر معاف کر چکی ہوں طلائی مرکیاں وزنی اندازاً چار ماشہ قیمت ۵۰/- روپے۔ نقد ایک ہزار روپیہ کل میزان ۱۰۵۰/- روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو مزید جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں اس وصیت کردہ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرا دوں تو وہ اس وصیت کردہ حصہ سے منہا سمجھی جاوے گی۔ مبلغ یکصد روپیہ آج نقد ادا کرتی ہوں۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا اللہ جوائی
گواہ شد:- خلیل احمد بقلم خود ولد اللہ دتہ پسر موصیہ۔
گواہ شد:- عبد الرحمٰن سیکرٹری زکوٰۃ موصی ۳۶۷۲ جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ۔

نمبر ۱۶۸۳۶ :- میں ابو المبشر محمد عاشق ولد چوہدری محمد یونس قوم آرائیں پیشہ ملازمت وقف جدید عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۲۹ر اکتوبر ۱۹۵۶ء ساکن تپو کی ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت تک کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ملازمت وقف جدید مبلغ ساٹھ روپیہ ہے۔ نیز بذریعہ ہومیو پیتھک مبلغ ۴۰/- (چالیس روپیہ) ہے کل ۱۰۰/- (یکصد روپیہ) ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الراقم الحروف ابو المبشر محمد عاشق ولد چوہدری محمد یونس ساکن تپو کی ڈاک خانہ خاص، ضلع لاہور۔ معرفت چوہدری اللہ دتہ صاحب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ تپو کی ۱۶/۸/۶۲ء۔ العبد:- ابو المبشر محمد عاشق۔
گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت ربوہ حال تپو کی۔ ضلع لاہور۔ ۱۶/۸/۶۲
گواہ شد:- احقر اللہ دتہ ورک ولد چوہدری محمد الدین صاحب صدر جماعت تپو کی۔ ضلع لاہور۔

لداخ میں چوشول کے ہوائی اڈے پر قبضہ کرنے کیلئے چینی ٹینک پہنچ گئے

شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں فیصلہ کن جنگ کی تیاریاں۔ چینی مورچوں پر زبردست گولہ باری

نئی دہلی ۱۰ نومبر۔ بھارتی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ جنوبی لداخ میں چوشول کے ہوائی اڈے کے قریب چینی ٹینک دیکھے گئے۔ چین نے اس علاقہ میں بڑے پیمانے پر فوجی تیاریاں کی ہیں اور خیال ہے کہ وہ چندروز میں دنیا کے اس بلند ترین ہوائی اڈے پر حملہ کر دے گا۔ شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں فریقین فیصلہ کن جنگ کے لئے زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ مغربی ملکوں سے جو اسلحہ بھارت پہنچ رہا ہے۔ وہ فوراً محاذ پر بھجوایا جاتا ہے۔ بھارتی فوجوں نے والونگ کے قریب چینی مورچوں پر زبردست گولہ باری بھی کی ہے۔

بھارتی وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ لداخ یا شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں کسی مقام پر بھارتی اور چینی فوجوں میں کسی نئے تصادم کی خبر نہیں ملی ہے۔ لیکن بھارتی فوجوں نے نیفا کے علاقہ میں والونگ کے قریب چینی فوجوں پر پہاڑی توپ خانہ کی مدد سے زبردست گولہ باری کی ہے۔ خیال ہے کہ اگر چین اور بھارت میں سرحدی تنازعہ کے تصفیہ کے بارے میں جلدی بات چیت شروع نہ ہوئی تو کمیونسٹ چین کی فوجیں آسام کے تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے کے لئے عنقریب بڑے پیمانے پر حملہ کر دیں گی۔ نئی دہلی میں فرانسیسی سفیر نے آج بتایا کہ فرانس نے بھارت کی پیدل فوج کی ضرورت کے نئے ہتھیاروں کی ترسیل کی رفتار تیز کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا فرانسیسی ہیلی کاپٹر پہلے ہی بھارت پہنچ چکے ہیں جو محاذ جنگ سے زخمیوں کو لائیں گے۔ بھارت فوج کی اسلحہ کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے ایک امریکی فوجی جماعت بھارت پہنچ چکی ہے اور وہ بھارتی فوج سے مل کر اندازہ لگانے میں مصروف ہے۔

افریقی وایشیائی قوموں سے چین کی اپیل

ہانگ کانگ ۱۰ ر نومبر چین کے نائب صدر چن یجی نے "دوست" افریقی و ایشیائی ملکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بھارتی حکومت کو چین بھارت سرحدی تنازعہ کے پرامن تصفیہ کے بارے میں چینی تجاویز کا "مثبت جواب" دینے پر مجبور کریں۔ آپ نے اس سلسلہ میں چین کی تین تجاویز کا اعادہ کیا۔ ان میں سے ایک تجویز یہ بھی ہے کہ طرفین کی فوجیں ۱۹۵۹ء کی مقبوضہ سرحد سے بیس بیس کلو میٹر پیچھے ہٹ جائیں وہ پیکنگ میں کمبوڈیا کے قومی دن کی ایک تقریب کے موقع پر تقریر کر رہے تھے۔

صدر ایوب دس روزہ دورہ پر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۰ نومبر۔ صدر ایوب اپنے دس روزہ دورے پر کل تیسرے پہر کراچی پہنچے۔ صدر ایوب کراچی میں مغربی جرمنی کے صدر کا استقبال کرینگے جو پندرہ نومبر کو پاکستان کے دورہ پر آئیں گے۔ صدر ایوب اسی روز تیل صاف کرنے کے کارخانہ کا افتتاح کریں گے۔ صدر تیرہ نومبر کو وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت کی جانب سے دئے گئے ایک ڈنر میں شریک ہوں گے۔ آپ سترہ نومبر کو شمالی کراچی کی بستی دیکھیں گے۔ صدر ایوب بین الاقوامی میلہ بھی دیکھنے جائیں گے۔ خیال ہے کہ صدر ایوب میلہ میں ٹیلی ویژن سٹیشن بھی دیکھیں گے اور آپ کی تصویر ٹیلی ویژن پر دکھائی جائے گی۔ صدر ابیس نومبر کو راولپنڈی روانہ ہو جائینگے۔

درخواست دُعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الحی تاحال بہت بیمار ہے۔ بخار میں تو کسی قدر کمی ہے لیکن پیٹ میں درد کی شدت اسی طرح قائم ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے اور وہ عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعا کریں (تاج الدین محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خوشدامن مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قاری مرحوم بروز جمعہ مورخہ ۹/۱۱/۶۲ بوقت شام اچانک وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار نور احمد سپرنٹنڈنٹ دفتر خزانہ
صدر انجمن احمدیہ

گندم کی ایک نئی قسم اور اس کا بیج

گندم کی ایک نئی قسم "ڈرم گندم" کہلاتی ہے اس کا بیج آسٹریلیا سے درآمد کیا گیا ہے۔ پاکستان میں اس کا تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔ اس کی نالی موٹی اور سخت ہوتی ہے۔ اور زیادہ کھاد برداشت کر لیتی ہے۔ یہ بیج حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ میں یونین کونسلوں یا محکمہ زراعت کی طرف رجوع کریں۔

(ناظر زراعت۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

پبلک نوٹس

پبلک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے تین سال (سنہ ۶۲-۶۳ء، سنہ ۶۳-۶۴ء و سنہ ۶۴-۶۵ء) کے لئے سکنی پلاٹس پر ڈویلپمنٹ ٹیکس لگانے کی تجویز کی ہے جس کی تفصیل دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں دفتری اوقات میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اگر اس بارہ میں کسی شخص کو اعتراض ہو تو وہ ۱۵ یوم کے اندر اپنا اعتراض تحریری طور پر ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے دفتر میں بھجوادیں۔ میعاد گذر جانے کے بعد کسی اعتراض پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اعتراضات وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۲ر نومبر ۶۲ء ہے۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔۔ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹینڈر درج ذیل کاموں کے لئے زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۲۴ر نومبر ۱۹۶۲ء کو ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ مقررہ وقت کے بعد آنے والے ٹنڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زربیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا	تکمیل کی مدت
۱	پلان نمبر ۲۶۵-۰/۱۹۶۲ء-۴۷P کے مطابق لائلپور اسٹیشن پر کینٹین بلڈنگ کی تعمیر۔	۱۹۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے	تین ماہ

۱۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ اپنے کاغذات نامزدگی ہمراہ لاکر ۲۴ر نومبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرالیں۔ کاغذات ان کے سابقہ تجربہ اور مالی حیثیت سے متعلق ہونے چاہئیں۔

۲۔ مفصل شرائط ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس اور پلان زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جاسکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۲۴ر نومبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ٹنڈر پورے روپوں میں دینے چاہئیں۔ کسور والے ریٹس مسترد کر دئے جائیں گے۔ ٹنڈر دہندگان کو ریٹ مع لیبر اور میٹریل دینے چاہئیں اور ٹنڈر دینے سے پیشتر کام کی اصل پوزیشن کے بارے میں کام کے موقع کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لینا چاہئیے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے دمہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

عبد الغنی بی۔ اے
8/703 پیپلز کالونی لائلپور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل میں اشتہار دینا
کامیابی کی کلید ہے